مدیر کے نام

غلام مرتضیٰ جوئیہ ، بہاول نگر

'تحفظ ناموسِ رسالتؐ اور ہماری ذمہ داری' (دسمبر ۲۰۱۰ء) میں ڈاکٹر انیس احمد نے موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ انھوں نے نہ صرف مغربی استعماری ایجنٹوں اور ان کے نام نہاد دعویٰ انسانی حقوق اور مساوات کا پردہ چاک کیا ہے بلکہ اقبالؒ اور محمد علی جناحؒ کے تصورِ اسلام اور پاکستان کو بھی واضح کر دیا ہے۔ موجودہ حکومت نے توہینِ رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کا بل پیش کر کے لادین عناصر کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے جس جسارت کا ارتکاب کیا ہے وہ یقیناً قوم کے ایمان اور غیرت کا امتحان ہے۔

عرفان احمد بھٹی ،لاہور

'معاشی بحران : نئے ٹیکس اور مہنگائی کا طوفان' (دسمبر ۲۰۱۰ء) میں معاشی بحران کے مختلف پہلوؤں بالخصوص نئے تجویز کردہ آر جی ایس ٹی پر مفصل اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ایک تجویز جاگیرداروں اور زمین داروں پر زرعی ٹیکس عائد کرنے کی بھی دی گئی ہے، جو کہ صریحاً زیادتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں ۵۷ فی صد کاشت کار صرف ۵/۱ ایکڑ اراضی کے مالک ہیں، جب کہ ساڑھے بارہ فی صد ایکڑ کے مالکان صرف ۲۸ فی صد ہیں اور ۲۵/۱ ایکڑ کے مالکان ۸ء۸ فی صد ہیں۔ یہ صوبائی حکومتوں کو ٹیکس بھی ادا کر رہے ہیں اور مالیہ آبیانہ بھی۔ اسی طرح اربوں روپے کی کھاد پر جی ایس ٹی ادا کر رہے ہیں۔ صرف ۹ء۳ فی صد کاشت کار ۵۰/۱ ایکڑ سے زائد اراضی کے مالک ہیں اور ۲ء۱ فی صد ۱۰۰/۱ ایکڑ تک کے مالک ہیں۔ ان چند فی صد لوگوں کی خاطر پورے ۹۳ فی صد لوگوں کی معیشت پر کاری ضرب نہیں لگانی چاہیے۔ یہ لوگ تو پہلے ہی غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ زرعی شعبہ وہ واحد شعبہ ہے جس سے متعلقہ صنعتوں نے لُوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ کھاد کی بوری پر قیمت پرنٹ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے کھاد مافیا مروجہ قیمت سے زائد قیمت وصول کرتا ہے اور ساتھ ہی ڈیزل کو پٹرول سے مہنگا کر دیا گیا ہے۔ ایک ملین سے زائد ڈیزل سے چلنے والے ٹیوب ویل کاشت کاروں پر اضافی بوجھ ہیں۔

عمران ظہور غازی ،لاہور

'سید علی الہجویریؒ، صاحبِ فکر و حکمت' (دسمبر ۲۰۱۰ء) میں ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم نے معرفت و شریعت، علم و عمل، صوفی کی پہچان، فقر و غنا، توحید کامل، قیامِ شریعت اور تصوف کے عنوانات کے تحت کشف المحجوب